بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم بدھ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

نمبر ۲۹	۶ ذوالحجہ ۱۳۹۰ھ ، ۳ تبلیغ ۱۳۵۰ ہش ، ۳ فروری ۱۹۷۱ء	جلد ۶۰/۲۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ عید ہمیں سبق دیتی ہے کہ ہم ہمہ تن خدا کے ہو جائیں اور اسکے حکم پر ہر چیز کو قربان کر دیں

سوچ کر بتاؤ کہ اس عید پر کتنے ہیں جو تزکیہ نفس کی کوشش کرتے ہیں۔

"یہ مہینہ (ذوالحجہ) قُربانی کا مہینہ کہلاتا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی حقیقی قربانیوں کا کامل نمونہ دکھلانے کے لئے تشریف لائے تھے جیسے آپ لوگ بکری، اونٹ، گائے، دُنبہ ذبح کرتے ہیں ویسا ہی وہ زمانہ گذرا ہے جو آج سے تیرہ سو سال پیشتر خدا کی راہ میں انسان ذبح ہوئے حقیقی طور پر عید الضحیٰ وہی تھی اور اس میں ضحیٰ کی روشنی تھی۔ یہ قربانیاں اس کالب نہیں پوست ہیں روح نہیں جسم ہیں ..... درحقیقت اس دن میں بڑا سر یہ تھا کہ حضرت ابراہیمؑ نے جس قربانی کا بیج بویا تھا اور مخفی طور پر بویا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے لہلہاتے کھیت دکھائے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے میں خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں دریغ نہ کیا اسمیں مخفی طور پر یہی اشارہ تھا کہ انسان ہمہ تن خدا کا ہو جائے اور خدا کے حکم کے سامنے اسکی اپنی جان اپنی اولاد اپنے اقربا اور اعزا کا خون بھی خفیف نظر آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو ہر ایک پاک ہدایت کا کامل نمونہ تھے کیسی قربانی ہوئی۔ خونوں سے جنگل بھر گئے گویا خون کی ندیاں بہہ نکلیں ...... مگر آج غور کر کے دیکھو کہ بجز ہنسی اور خوشی اور لہو لعب کے روحانیت کا کونسا حصّہ باقی ہے ...... سوچ کر بتاؤ کہ عید کی وجہ سے کس قدر ہیں جو اپنے تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور روحانیت سے حصّہ لیتے ہیں اور اس روشنی اور نُور کو لینے کی کوشش کرتے ہیں جو اس ضحیٰ میں رکھا گیا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صـــ ۳۲-۳۳)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

احباب جماعت صحتِ کاملہ و عاجلہ کیلئے درد والحاح سے دُعائیں جاری رکھیں

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ یکم تبلیغ۔ گذشتہ رات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو بے خوابی کی تکلیف رہی اور آج دن بھر ضعف محسوس ہوتا رہا۔ احباب جماعت درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲ تبلیغ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے حضرت سیدہ مدظلہا العالی کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین۔

ربوہ ۲ تبلیغ۔ بیگم صاحبہ محترم مولوی عبدالمالک خان صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد (جن کا پچھلے دنوں لاہور میں پتّہ کا آپریشن ہوا ہوا تھا) کی طبیعت اب بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ کل یکم تبلیغ کو زخم کے ٹانکے کھول دئے گئے ہیں اور زخم تسلی بخش طریق پر مندمل ہو رہا ہے لیکن Anaesthasia کے دوران ایک نس کو ضرب پہنچنے کی وجہ سے ٹانگ میں درد کی جو تکلیف ہو گئی تھی وہ ابھی پوری طرح دور نہیں ہوئی۔ خفیف درد کی تکلیف ابھی چل رہی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل وکرم سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب احمدی آف کاٹھی حال کراچی کی طبیعت چند روز سے پھر زیادہ ناساز ہے۔ ایک بازو اور جسم کے بائیں حصّے پہ بے حسی کی کیفیت طاری ہے۔ احباب اُن کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ عبدالسلام اختر ایم اے ربوہ

ربوہ ۲ تبلیغ محترم ٹھیکیدار غلام رسول صاحب عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ ان دنوں ان کی طبیعت زیادہ خراب ہے۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حج اور قربانی کی اہمیت

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا" فَقَالَ رَجُلٌ اَکُلَّ عَامٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ فَسَکَتَ حَتّٰی قَالَھَا ثَلَاثًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ، ثُمَّ قَالَ ذَرُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ فَاِنَّمَا ھَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِکَثْرَۃِ سُؤَالِھِمْ، وَاخْتِلَافِھِمْ عَلٰی اَنْبِیَآئِھِمْ، فَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ فَاْتُوْا مِنْہُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَھَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوْہُ"۔

مسلم کتاب الحج باب فرض الحج مرۃ فی العمر۔ صـ ۵۹۲

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک خطاب میں ارشاد فرمایا۔ اے لوگو اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے اس لئے تم حج کیا کرو۔ اس پر ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج ضروری ہے آپؐ خاموش رہے اس نے تین بار یہ سوال دہرایا تو آپؐ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر ایک پر حج فرض ہو جاتا اور تم ایسا کرنے کی طاقت نہیں رکھتے پھر فرمایا جب تک میں تم کو چھوڑے رکھوں تم بھی مجھے چھوڑے رکھو بلا ضرورت باتیں پوچھنے کی حرص نہ کرو۔ کیونکہ تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء سے کثرت سے سوال کیا کرتے تھے اور پھر جو باتیں وہ بتاتے ان کی خلاف ورزی کر کے ہلاکت کے گڑھے میں جا گرتے۔ جب میں خود تم کو کوئی حکم دوں تو طاقت کے مطابق اسے بجا لاؤ اور اگر کسی چیز سے منع کر دوں تو اس کو چھوڑ دو۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْعُمْرَۃُ اِلَی الْعُمْرَۃِ کَفَّارَۃٌ لِمَا بَیْنَھُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَہٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّۃُ۔ بخاری ابواب العمرۃ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرے تک تمام ان گناہوں کے لئے کفارہ ہے۔ جو ان دونوں عمروں کے درمیان ہوئے ہوں اور حج مبرور کا بدلہ سوائے جنت کے کچھ نہیں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ حَجَّ لِلّٰہِ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمِ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ بخاری کتاب الحج

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ کے لئے حج کرے پھر کوئی فحش بات نہ کرے اور نہ گناہ کرے تو وہ (ایسا بے گناہ) لوٹے گا جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِیْعَۃَ قَالَ: رَاَیْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یُقَبِّلُ الْحَجَرَ یَعْنِی الْاَسْوَدَ، وَیَقُوْلُ: اَعْلَمُ اَنَّکَ حَجَرٌ مَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُکَ مَا قَبَّلْتُکَ"

(بخاری کتاب الحج باب ما ذکر فی الحجر الاسود صـ ۲۱۷)

حضرت عابسؓ بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ وہ حجر اسود کو چوم رہے ہیں اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ تو فائدہ دے سکتا ہے نہ ہی نقصان پہنچا سکتا ہے اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی بوسہ نہ دیتا۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ کَانَ لَہٗ ذِبْحٌ یَذْبَحُہٗ فَاِذَا اُھِلَّ ھِلَالُ ذِی الْحِجَّۃِ فَلَا یَاْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِہٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِہٖ شَیْئًا حَتّٰی یُضَحِّیَ"

(مسلم کتاب الاضاحی باب نہی من دخل علیہ عشر ذی الحجۃ صـ ۲۷۵)

حضرت امّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو جب ذوالحجہ کا چاند نکلے تو وہ قربانی کا جانور ذبح کرنے تک نہ اپنے بال کٹوائے اور نہ ناخن۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِیْدَ الْاَضْحٰی فَلَمَّا انْصَرَفَ اُتِیَ بِکَبْشٍ فَذَبَحَہٗ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ ھٰذَا عَنِّیْ وَعَنْ مَنْ لَمْ یُضَحِّ مِنْ اُمَّتِیْ۔ (ترمذی کتاب الاضاحی صـ ۱۸۳)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں نے عید الاضحی کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد حضورؐ کے پاس ایک مینڈھا لایا گیا۔ جسے آپؐ نے ذبح کیا۔ ذبح کرتے وقت آپ نے یہ الفاظ کہے۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ اے میرے خدا یہ قربانی میری طرف سے اور میری امت کے ان لوگوں کی طرف سے جو قربانی نہیں کر سکتے قبول فرما۔

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَمَرَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْمَ عَلَی الْبُدْنِ وَلَا اُعْطِیَ عَلَیْھَا شَیْئًا فِیْ جِزَارَتِھَا (بخاری)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا کہ میں قربانیوں کے پاس کھڑا ہوں اور ان کی بنوائی کی اجرت میں (قصاب کو) کچھ (گوشت وغیرہ) نہ دوں

خطبہ عید الاضحیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصل قربانی وہ ہے جو انسان اپنی اور اپنے اہل و عیال کی پیش کرتا ہے

یہی وہ سبق ہے جو عید الاضحیہ ہمیں سکھاتی ہے

عید مناؤ لیکن اس طرح جس طرح خدا تعالےٰ نے حکم دیا ہے، پھر تم دیکھو گے کہ خدا تعالےٰ کی برکتیں کس طرح نازل ہوتی ہیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ

فرمودہ ۱۹۔ جولائی ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

آج عید الاضحیہ ہے یعنی قربانیوں کی عید کا دن یوں تو اس عید پر مسلمانوں میں سے صاحب توفیق لوگ بھی بہت کم قربانی کرتے ہیں۔ سوائے حج کے کہ اس موقعہ پر میں نے دیکھا ہے۔ بڑی کثرت کے ساتھ قربانیاں کی جاتی ہیں۔ لیکن یہ عید الاضحیہ اسی طرح ہو گئی۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کروڑوں کی تعداد میں امت ملی چنانچہ کہتے ہیں۔ اس وقت مسلمانوں کی تعداد ۶۰ کروڑ ہے۔ اگر ان ساٹھ کروڑ مسلمانوں میں سے فی کروڑ ایک مسلمان بھی سنت رسول پر صحیح طور پر عمل کرنے والا ہو تو ۶۰ آدمی قربانی کرنے والے نکل آتے ہیں۔ اور اگر لاکھ میں سے ایک آدمی سنت رسول پر عمل کرنے والا ہو تو ۶۰۰۰ مسلمان قربانی کرنے والا نکل آتا ہے۔ اور اسی طرح یہ عید حقیقی معنوں میں عید الاضحیہ بن جاتی ہے گویا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس عید کا نام عید الاضحیہ رکھ کر بتایا کہ آپ کی اُمت کو خدا تعالےٰ اس قدر بڑھائے گا کہ اگر ان میں سے اس موقعہ پر بہت کم قربانی کرنے والے لوگ ہوں۔ تب بھی ان کی قربانیاں ایک بہت بڑا مجموعہ ہو جائیں گی۔ پس

یہ عید بڑی شاندار عید

ہے جس کی مثال دُنیا میں اور کہیں نہیں ملتی اس موقعہ پر لوگ بکروں اور دُنبوں کی قربانیاں کرتے ہیں لیکن قرآن کریم فرماتا ہے لن ینال اللہ لحومھا ولا دماءھا ولکن ینالہ التقوٰی منکم (الحج) اللہ تعالےٰ کو ان قربانیوں کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ قربانی کرنے والوں کا تقویٰ پہنچتا ہے پس اصل قربانی وہ ہے جو انسان اپنی اور اپنے اہل و عیال کی پیش کرے اور یہی وہ سبق ہے جو عید الاضحیہ ہمیں سکھاتی ہے۔ چنانچہ دیکھ لو جب حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت ہاجرہؓ کو ایک بے آب و گیاہ جنگل میں چھوڑ آئے تو گو وہ خود اس جنگل سے باہر چلے گئے لیکن ان کی قربانی یہ تھی کہ انہوں نے اپنی بیوی اور اکلوتے بچے کی جُدائی کا دُکھ اٹھایا اور بیوی کی یہ قربانی تھی کہ اس نے اپنے خاوند کی جُدائی کا دُکھ اُٹھایا اور اپنے بیٹے کا دُکھ دیکھا اور بیٹے کی قربانی یہ تھی کہ وہ اپنی مرضی سے ایک ایسے جنگل میں بس گیا جہاں دُور دُور تک انسان نظر نہیں آتا تھا اور اس نے نہ صرف خود

پیاس اور بھوک کی تکلیف

اٹھائی بلکہ ماں اور باپ کا دُکھ بھی دیکھا۔ پس وہ قربانی کسی ایک فرد کی نہیں تھی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ایک بے آب و گیاہ جنگل میں چھوڑ کر کی۔ بلکہ درحقیقت وہ سارے خاندان کی قربانی تھی۔ میں سمجھتا ہوں اگر فی الواقعہ آج ہر مسلمان ان معنوں میں عید منانے لگ جائے اور وہ دُنبوں اور بکروں کی قُربانی کے ساتھ ساتھ اپنی اور اپنے بیٹوں کی قربانی بھی کرنے لگ جائے تو دُنیا کی کوئی طاقت انہیں تباہ نہیں کر سکتی۔ دیکھو سکھوں نے اپنے زمانہ حکومت میں پشاور پر قبضہ کر لیا تو

حضرت سید احمد صاحب بریلوی

نے جو تیرہویں صدی کے مجدد تھے۔ سید اسمٰعیل صاحب شہید کو اس پر دوبارہ قبضہ کرنے کے لئے مقرر کیا۔ چنانچہ وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ پشاور کی طرف بڑھے۔ سکھوں کے پاس توپیں تھیں مسلمانوں کے پاس نہیں تھیں جب مسلمان سامنے کھڑے ہوئے تو لوگ کہنے لگے یہ کیا مقابلہ کریں گے بلکہ بعض نے تو یہاں تک کہا کہ یہ لوگ بیوقوف ہیں۔ جو توپوں کے سامنے کھڑے ہو گئے ہیں۔ اس وقت کی جنگ آج کل کی جنگ کی طرح زیادہ خطرناک نہیں ہوتی تھی۔ اس وقت توپ کا گولہ اگرچہ کئی کئی من کا ہوتا تھا مگر وہ ایک ہی جگہ پڑتا تھا اور آج کل کے گولوں کی طرح پھیل کر زیادہ نقصان نہیں پہنچاتا تھا۔ سید اسمٰعیل صاحب شہید نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اگر تم متفرق طور پر کھڑے ہوئے تو توپ کا گولہ زیادہ سے زیادہ تم میں سے ایک کو مارے گا اس لئے تم ایک دوسرے سے کندھا لگا کر کھڑے نہ ہو بلکہ آپس میں دس دس گز کا فاصلہ رکھو اور دشمن کی طرف اس طرح بڑھو کہ جوں جوں تم دشمن کے قریب بڑھتے جاؤ تمہارا درمیانی فاصلہ کم ہوتا جائے اور جب تم دشمن کے بالکل قریب پہنچ جاؤ تو یکدم حملہ کر کے اس کی توپوں پر قبضہ کر لو۔ ان لوگوں میں

اطاعت کا مادہ

بہت زیادہ تھا۔ انہوں نے سید اسمٰعیل صاحب شہید کی ھدایات کے ماتحت آپس میں دس دس گز کا فاصلہ رکھ کر قلعہ کی طرف بڑھنا شروع کیا۔ فاصلہ زیادہ ہونے کی وجہ سے دشمن کے گولے انہیں زیادہ نقصان نہیں پہنچاتے تھے۔ زیادہ سے زیادہ وہ ایک آدمی کو اپنی زد میں لیتے تھے اور باقی محفوظ رہتے تھے۔ غرض مسلمان اس طرح آگے بڑھتے گئے اور جوں جوں دشمن کے قریب ہوتے گئے ان کا فاصلہ کم ہوتا گیا جب وہ توپ خانہ کے بالکل قریب پہنچ گئے تو یکدم حملہ کر کے انہوں نے توپچیوں کو توپوں کے دہانے سکھوں کی طرف پھیر دیئے۔ پھر جو گیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس طرح سکھوں کی توپیں سکھوں پر ہی چلیں اور پشاور پر مسلمانوں نے قبضہ کر لیا۔ اب دیکھو جو کچھ ہوا قومی قربانی کا ہی نتیجہ تھا ورنہ مسلمان خالی ہاتھ تھے اور دشمن مسلح تھا اور اس کے مقابلہ میں ان کی ظاہری طور پر کوئی حیثیت نہیں تھی صرف اتنی بات تھی کہ وہ لوگ مرنا جانتے تھے جس کی وجہ سے انہوں نے فتح حاصل کر لی اسیطرح پٹھانوں میں بڑی جرأت اور دلیری پائی جاتی ہے اور اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ وہ مرنا جانتے ہیں۔ پٹھان لڑتے تھے تو بعض دفعہ انگریزی فوج پر حملہ کر کے ان کی رائفلیں تک چھین کر لے جاتے تھے۔ جب نادر شاہ نے سرحد پر حملہ کیا تو نادر شاہ کے جتھے آتے اور مرتے جاتے یہاں تک کہ وہ علاقہ فتح کر لیتے۔ میں نے ان دنوں

ایک خواب دیکھی

کہ ایک انگریز میرے پاس آیا ہے اور اس نے کہا ہے کہ سرحد پر پٹھانوں کی طرف سے حملے ہو رہے ہیں اور وہ بڑی سختی سے حملہ کرتے ہیں۔ کیا اسلام میں یہ بات جائز ہے کہ اگر کوئی دشمن ہمارے کسی آدمی کو مارے اور اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے تو اس کے مقابلہ میں بھی ان کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک کیا جائے میں نے کہا ہاں قرآن کریم میں جزاء سیئة سیئة مثلها آتا ہے۔ یہ مسئلہ تو فقہی طرز کا تھا جو میں نے خواب میں بتایا لیکن

خواب کا دوسرا حصّہ

نہایت اہم تھا۔ مجھے خواب میں بتایا گیا کہ اگر انگریزوں نے اس محاذ پر اپنے چوٹی کے افسر نہ بھیجے تو انہیں شکست ہوگی۔ اتفاق کی بات ہے کہ میں کچھ عرصہ کے بعد شملہ گیا وہاں گورنمنٹ آف انڈیا کے ہوم سیکرٹری نے مجھے چائے پر بلایا۔ اس وقت مسٹر کریرا ہوم سیکرٹری تھے جو وائسرائے ہند کے رشتہ دار تھے۔ اس موقع پر سر ولیم بھی آئے ہوئے تھے جو انگریزی فوج کے چیف آف دی جنرل سٹاف تھے ان کا ایک بھائی اس وقت بادشاہِ انگلستان کا پرائیویٹ سیکرٹری تھا۔ باتوں باتوں میں اس خواب کا ذکر آگیا جو میں نے اوپر بیان کی ہے تو سر ولیم بے اختیار بول اٹھے کہ آپ کی

رؤیا بالکل درست ہے

اور میں اس کا گواہ ہوں۔ میں ان دنوں اس فوج کا کمانڈر تھا جو پٹھانوں سے لڑ رہی تھی ایک دن پٹھان فوج ہمیں دھکیل کر اتنا پیچھے لے گئی کہ ہماری شکست میں کوئی شبہ باقی نہ رہا۔ اور ہمیں مرکز کی طرف سے یہ احکام موصول ہو گئے کہ فوجیں واپس لے آؤ۔ چنانچہ ہم نے اپنا سامان ایک حد تک واپس بھی بھیج دیا تھا۔ لیکن اتفاق ایسا ہوا کہ پٹھان فوج کو ہماری فوجی طاقت کے متعلق غلطی لگ گئی اور وہ آگے نہ بڑھی۔ اگر وہ آگے بڑھتی تو افغان فوج ڈیرہ اسمٰعیل خان تک ہمیں دھکیل کر لے آتی۔ سر ولیم نے بتایا کہ پٹھانوں کے جتھے ہمارے مقابلہ پر آتے تو وہ مرتے چلے جاتے اور اس وقت تک یہ سلسلہ جاری رہتا جب تک کہ وہ اس علاقہ کو فتح نہ کر لیتے۔ آخر ہمیں حکم ہوا کہ اپنی فوجیں پیچھے لے جاؤ۔ نادر شاہ بہت ہوشیار جرنیل تھا۔ اس نے قبائلیوں کو اکٹھا کر کے ان کی تنظیم کر لی تھی۔ یہ لوگ چاروں طرف سے پہاڑوں سے بارش کی طرح اترتے اور انگریزی فوج کے سپاہیوں کو مارتے چلے جاتے اور تھوڑے ہی عرصہ میں انگریزوں کی رائفلیں ان کے پاس ہوتیں جس کی وجہ سے ان کا مقابلہ کرنا انگریزوں کے لئے مشکل ہو گیا۔ اب دیکھو یہ قربانی کا ہی نتیجہ تھا کہ ناتجربہ کار لوگ مسلح فوج پر غالب آگئے۔ اسیطرح اگر سب مسلمانوں کے اندر

ابراہیمی رُوح

پیدا ہو جائے تو دنیا کی کوئی طاقت ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی

عید الاضحیہ ہمارے اندر اسی قسم کا نمونہ پیدا کرنا چاہتی ہے اگر ہم ابراہیمی روح اپنے اندر پیدا کر لیں اور پاکستانی خدا تعالیٰ کی راہ میں مرنا قبول کر لیں تو وہ یقیناً دنیا پر غالب آسکتے ہیں۔ لیکن شرط یہی ہے کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس بات کی کوئی پرواہ نہ کی کہ میری بیوی اور بیٹے کا کیا بنے گا اسیطرح پاکستانی یہ خیال نہ کریں کہ اگر وہ مر گئے تو اُن کے بعد ان کے بیوی بچوں کا کیا حال ہوگا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب خدا تعالیٰ نے اپنی بیوی اور اکلوتے بیٹے کو ایک بے آب و گیاہ جنگل میں چھوڑنے کا حکم دیا تھا تو آپ نے یہ سوال نہیں کیا تھا کہ خدایا انہیں وہاں کیا خرچ ملے گا بلکہ آپ نے بغیر کوئی سوال کئے خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کی۔ اور کہا کہ اگر وہ بھوک سے مرتے ہیں تو بے شک مریں۔ دھوپ میں جلتے ہیں تو بے شک جلیں میں نے خدا تعالیٰ کا حکم پورا کرنا ہے۔ اگر پاکستانیوں کے اندر بھی یہی رُوح پیدا ہو جائے کہ ان کے بیوی بچے مرتے ہیں تو مریں وہ وطن کی حفاظت کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے تو دیکھو کس طرح کامیابی ان کے قدم چومتی ہے

اسیطرح اگر یہ روح ہماری جماعت کے افراد میں بھی پیدا ہو جائے تو ہماری تبلیغ کتنی وسیع ہو سکتی ہے۔ اب تو ہم بعض مبلغین کے بیوی بچوں کو بھی ساتھ بھیج دیتے ہیں لیکن بعض مبلغین نے جب پچھلے دنوں اپنے بیوی بچوں کو بھیجنے کے لئے کہا تو تحریک جدید نے انہیں لکھا کہ اس سے خرچ بڑھے گا ہاں اگر بجٹ بڑھ جائے تو ایسا کیا جا سکتا ہے۔ مجھے اس بات کا علم ہوا تو میں نے کہا اس میں دونو کا قصور ہے تحریک جدید کا بھی قصور ہے اور مبلغین کا بھی قصور ہے۔ تحریک جدید کا یہ قصور ہے کہ اس نے غیر ابراہیم کو ابراہیم سمجھ لیا اور مبلغین کا یہ قصور ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کو ابراہیم نہ بنایا اگر وہ فی الواقع ابراہیم بن جائیں تو پچاس سال تک بھی اپنے بیوی بچوں کو بلانے کا نام نہ لیں۔ پس یہ قصور دونوں طرف کا ہے۔ مبلغین ابراہیم نہیں ہیں۔ اور تحریک جدید نے غیر ابراہیم کو ابراہیم سمجھ لیا۔ حالانکہ جو شخص ابراہیم بنے گا اسے ابراہیمی کام بھی کرنا پڑیگا اسے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی طرح اپنے بیوی بچوں کو چھوڑنا بھی پڑے گا۔ اگر وہ اپنے بیوی بچوں کو نہیں چھوڑتا تو وہ ابراہیم نہیں۔ اور اگر وہ حضرت ابراہیم کی طرح انہیں خدا تعالیٰ کے لئے ذبح کرتا ہے تو پھر وہ وہیں بیٹھا رہے گا اور تبلیغ کے کام کو جاری رکھے گا۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی رحمت مرکز کے پاس روپیہ بھجوا دے گی اور وہ اس کے بیوی بچوں کو اس کے پاس بھیج دے گا تم دیکھ لو حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل کو کھانا کس نے مہیا کیا تھا۔ انہیں کھانا خدا تعالیٰ نے ہی مہیا کیا تھا ورنہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تو ان کے پاس صرف

ایک مشکیزہ پانی

اور ایک تھیلی کھجوروں کی چھوڑ آئے تھے اور یہ چیزیں تو ہفتہ بھر کے لئے بھی کافی نہیں تھیں اور وہ ساری عمر کے لئے دے کر گئے تھے۔ پھر خدا تعالیٰ نے ان کے کھانے کا انتظام کیا۔ وہ ایک قبیلہ کو وہاں لے آیا۔ اس نے پانی کا چشمہ دیکھا تو حضرت ہاجرہؓ سے درخواست کی کہ انہیں پانی استعمال کرنے کی اجازت دی جائے اس کے بدلہ میں وہ ہر سال انہیں ٹیکس ادا کیا کریں گے۔ چنانچہ انہیں اجازت دے دی گئی اور اس کے بدلہ میں وہ جو کچھ کماتے اس کا دسواں حصہ آپ کو دے جاتے۔ پس اگر مبلغین ابراہیم بننا چاہتے ہیں تو انہیں اپنے بیوی بچوں سے بھی حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل والا سلوک کرنا چاہیئے۔ اب تو یہ حالت ہے کہ وہ کہتے تو اپنے آپ کو ابراہیم ہیں لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ ہاجرہ اور اسماعیل کے لئے خرچ مقرر کیا جائے حالانکہ حضرت ابراہیم نے جب حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو جنگل میں چھوڑا تھا تو انہیں صرف ایک مشکیزہ پانی اور ایک تھیلی کھجوروں کی دی تھی" ... ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس ہمارے مبلغوں کو اپنے اندر ابراہیمی روح پیدا کرنی چاہیئے اگر وہ یہ روح اپنے اندر پیدا کر لیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمیں اپنی

کوششوں میں کامیابی

حاصل نہ ہو۔ دیکھو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مخالف اکٹھے ہوئے اور انہوں نے فیصلہ کیا کہ یا تو وہ تبلیغ سے باز آئیں ورنہ انہیں آگ میں ڈال دیا جائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تبلیغ بند کرنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے آپ کو آگ میں ڈال دیا۔ اگر آپ کہتے کہ میں آگ میں نہیں پڑتا تو فرشتے آسمان پر چلے جاتے لیکن جب آپ نے کہا کہ میں آگ میں پڑنے کے لئے تیار ہوں تو خدا تعالیٰ نے عرش سے کہا

یا نار کونی برداً

وسلاماً علیٰ ابراھیم (انبیاء ع) اے آگ تو لوگوں کو تو جلاتی ہے لیکن ابراہیمؑ کے لئے تو اس خاصیت کو چھوڑ دے اور ٹھنڈی ہو جا۔ یہ عظیم الشان نشان اس لئے ظاہر ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے لئے جلنا منظور کر لیا تھا۔ اگر تم بھی اسی طرح کے مومن بن جاؤ تو خدا تعالیٰ تمہارے لئے بھی اپنے نشانات نازل کرے گا اور تمہیں اپنے دشمنوں پر غلبہ عطا کرے گا۔ پس تم عید الاضحیہ منانے کے لئے اپنا نمونہ پیش کرو۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے ہجرت کرتا ہے یجد فی الارض مراغماً کثیرۃ وسعۃ (نساء ع ۱۴) وہ دنیا میں بڑی کشائش اور ترقی کے سامان پاتا ہے تم دوسرے مہاجروں سے اپنا مقابلہ کرو اور دیکھو کہ خدا تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کس قدر امتیازی سلوک کیا ہے تمہارے خدا نے تمہیں ایک علیحدہ

شہر بسانے کی توفیق

دے دی ہے جس میں تم اطمینان سے زندگی بسر کر رہے ہو اور اگر تم اپنے ایمان اور اخلاص میں بڑھو تو یہ شہر انشاء اللہ ایک دن لائل پور کی طرح ترقی کر جائے گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ مکہ میں ہر قسم کا رزق لائے گا۔ اور رزق لانے کے کچھ طریق ہوتے ہیں۔ اُس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ طریق اختیار کیا کہ ایک تجارتی قبیلہ وہاں آگیا۔ وہ دوسرے ممالک میں تجارت کے لئے جاتا اور اپنے ساتھ دولت لاتا اور اس میں سے دسواں حصہ حضرت ہاجرہؓ اور اسمٰعیلؑ کو دے دیتا۔ اس طرح گویا انہوں نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو اپنا بادشاہ بنا لیا لیکن یہاں منظم حکومت موجود ہے اور وہ اس قسم کا ٹیکس خود لیتی ہے اس لئے یہاں یہ صورت نہیں ہو سکتی یہاں وہ لوگوں کو توفیق عطا کرے گا کہ وہ کارخانے کھولیں جس سے یہاں کے رہنے والوں کے لئے محنت اور مزدوری کے ذرائع نکل آئیں گے اور بعد میں ترقی کر کے کراچی اور بیرونی ممالک سے تجارت کے وسائل پیدا ہو جائیں گے لیکن یہ سب کچھ اسی وقت ہوگا جب تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح قربانی کرنے لگ جاؤ گے۔ جب تمہاری بیویاں ہاجرہؓ کی سی قربانیاں کرنے لگ جائیں گی۔ اور تمہارے بچے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا سا نمونہ پیش کریں گے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے یہ ذکر کیا کہ انہوں نے خواب میں دیکھا ہے کہ وہ اسے ذبح کر رہے ہیں تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے چیخیں نہیں ماریں بلکہ فرمایا کہ آپ

خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل

کریں۔ میں اس کے لئے بسر و چشم تیار ہوں۔ پھر جب آپ حضرت ہاجرہؓ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو مکہ میں چھوڑ کر گئے تو حضرت ہاجرہ نے واویلا نہیں کیا بلکہ صرف اتنا پوچھا کہ آپ ہمیں اپنی مرضی سے یہاں چھوڑ کر جا رہے ہیں یا خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو ایسا کرنے کا حکم ملا ہے۔ اس پر آپ نے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کا حکم ملا ہے۔ حضرت ہاجرہؓ کے لئے آپ کا آسمان کی طرف اشارہ کرنا ہی کافی ہوگیا اور انہوں نے فرمایا

اِذًا لَّا یُضَیِّعُنَا

اگر یہ بات ہے تو پھر خدا تعالیٰ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ چنانچہ آپ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے پاس واپس آگئیں اور اس کے بعد آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف نہیں دیکھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ جب کوئی اونچی جگہ آتی تو وہ واپس مڑ کر دیکھتے۔ لیکن حضرت ہاجرہؓ نے لوٹ کر نہیں دیکھا بلکہ وہ اپنے بچے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے پاس چلی گئیں اور یہ سمجھا کہ جب خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت انہیں یہاں چھوڑا گیا ہے تو اب وہ خدا کی طرف ہی دیکھیں گی۔ اگر تم بھی اپنے اندر اور اپنی اولاد کے اندر یہ روح پیدا کر لو اور دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے ہی اپنی حاجت طلب کرو تو تم دیکھو گے کہ زمین اپنے خزانے اُگل کے رکھ دے گی۔ اور آسمان اپنی ساری دولتیں برسا دے گا۔ اب تو آسمان برستا ہے تو طوفان آجاتا ہے لیکن جب تم خدا تعالیٰ کے ہو جاؤ گے تو وہ طوفان کی بجائے

رحمتیں برسائے گا

اب تو وہ پانی برساتا ہے تو اس سے راوی، چناب اور جہلم کی سطح بلند ہو جاتی ہے پانی سیلاب کی شکل میں کناروں سے باہر نکل آتا ہے اور سب کچھ اپنے ساتھ بہا لے جاتا ہے لیکن جب تم خدا تعالیٰ کے بن جاؤ گے تو یہ آسمانی پانی بجائے سب کچھ بہا لے جانے کے اپنے پیچھے روئیدگی چھوڑ جائے گا۔ اور گندگی بہا لے جائے گا۔ پس تم عید مناؤ لیکن اس طرح جس طرح خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ پھر دیکھو گے کہ خدا تعالیٰ کی برکتیں کس طرح نازل ہوتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے رسول پر درود بھیجو اور بار بار وہ درود پڑھو جو نماز میں تمہیں سکھایا گیا ہے۔

میں بچہ ہی تھا۔ اب مجھے یاد نہیں رہا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات سے پہلے کا ذکر ہے یا حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ابتدائی زمانہ کی بات ہے بہر حال میں بیت الدعا میں دعا کر رہا تھا کہ مجھے رؤیا میں بتایا گیا کہ پانچ ابراہیم گزرے ہیں۔ ایک ابراہیم تو وہ تھے جن کا تورات میں ذکر آتا ہے۔ دوسرے ابراہیم محمد رسول اللہؐ تھے تیسرے ابراہیم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے۔ چوتھے ابراہیم حضرت خلیفہ اوّلؓ تھے اور پانچویں ابراہیم تم ہو۔

اب دیکھو یہ بچپن کی بات ہے۔ جب مجھے رؤیا میں بتایا گیا کہ تم ابراہیم ہو اس وقت کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ہمیں قادیان چھوڑنا پڑے گا لیکن ابراہیمی مشابہت کے لئے ضروری تھا کہ ہمیں بھی ہجرت کرنی پڑے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ہمیں قادیان چھوڑنا پڑا۔ یہ ایک عجیب بات ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ابراہیم قرار دے کر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسمٰعیل بنا دیا پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ابراہیم قرار دے کر مجھے اسمٰعیل بنا دیا اور پھر مجھے ابراہیم قرار دیا تو اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ ربوہ بسایا اور تم اسمٰعیل بن گئے اور تم نے اسے آباد کر لیا۔ غرض ایک کے طفیل دوسرا ابراہیم بنا اور دوسرے کی وجہ سے تیسرا بنا۔ یہ تسلسل خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں ہمیشہ جاری رکھا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ اللہ یبدؤا الخلق ثم یعیدہ ع (روم ع ۲) یعنی اللہ تعالیٰ پیدائش عالم کو شروع بھی کرتا ہے اور پھر اس سلسلہ کو دُہراتا بھی جاتا ہے۔ اسی طرح ابراہیمی مقام بھی چکر کھاتا رہتا ہے۔ پہلا ابراہیم جاتا ہے تو ایک اور ابراہیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آجاتا ہے۔ دُوسرا جاتا ہے تو تیسرا آجاتا ہے اور یہ سب کچھ یُجِیْبُ اُ کے ماتحت ہوتا ہے۔

پس تم خدا تعالیٰ کے اس قانون سے فائدہ اٹھاؤ اور دعائیں کرنے کی عادت پیدا کرو تا تمہیں بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے رؤیا کشوف ہونے لگیں۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ میں نے اپنے ایک خطبہ میں نوجوانوں کو دعا کی طرف توجہ دلائی تو میرے پاس درجنوں ایسے خطوط آئے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ انہیں رؤیا و کشوف ہونے لگ گئے ہیں بلکہ بعض کو خدا تعالیٰ کی زیارت بھی ہوئی۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ انہوں نے اس کا تجربہ کیا اور پھل کھایا تم بھی اس کا تجربہ کرو۔ یہاں تک کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہ ہو جسے دعاؤں اور گریہ و زاری کی وجہ سے رؤیا و کشوف نہ ہونے لگ جائیں اسی طرح تم سب کے دل مضبوط ہو جائیں گے۔ اور اگر کوئی آفت آئے اور لوگ گھبرا جائیں تو تم انہیں کہو کہ گھبراؤ مت میں نے رات کو رؤیا میں دیکھا ہے یا مجھے الہام ہوا ہے کہ خدا تعالیٰ یہ آفت دور کر دے گا اور

ترقی کے سامان

پیدا کر دے گا۔ پھر تمہاری اولادیں رؤیا و کشوف اور الہام سے مشرف ہوں اور وہ لوگوں کو گھبراتے دیکھ کر تسلی دیں۔ پھر تمہارے پوتوں اور پڑپوتوں کو بھی الہام ہوں اور یہ سلسلہ ہزاروں سال تک چلتا چلا جائے۔ مگر یہ اسیطرح ہو سکتا ہے کہ تم نہ صرف خود دعاؤں کی عادت ڈالو۔ بلکہ اپنی اولاد کو بھی دعاؤں کی عادت ڈالو۔ ان کے اندر خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرو۔ تم اسماعیل پیدا کرو ابراہیم خود آئیں گے اور یہ سلسلہ دنیا میں ہمیشہ جاری رہے گا۔ یہاں تک کہ ساری دنیا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل پھیل جائے گی۔ دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لو کان موسیٰ و عیسیٰ حیین لما وسعھما الا اتباعی کہ اگر موسیٰ اور عیسےٰ بھی زندہ ہوتے تو انہیں میری اطاعت کے بغیر کوئی چارہ نہ ہوتا حالانکہ موسیٰ اور عیسےٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے تھے پس

اللھم صل علی محمد وعلیٰ اٰل
محمد کما صلیت علی ابراھیم
وعلیٰ اٰل ابراھیم انک حمید
مجید

کی دُعا سکھا کر اللہ تعالیٰ نے موسےٰ اور عیسےٰ کو بھی آپ کی غلامی میں دے دیا اور بتا دیا کہ اگر وہ زندہ ہوتے تو آپ کی کامل اتباع کرتے اور آپ کی اُمت بن جاتے۔ گویا بتایا کہ اب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کوئی علیحدہ امت نہیں رہی بلکہ اب تیری امت بن کر ہی ان کی امت بنے گی پہلے کوئی تیرا مطیع بنے گا تو پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مطیع ہو گا۔ اسیطرح یہ درود چکر کھاتا چلا جائے گا۔ اس نقطہ نگاہ سے دیکھا جائے تو یہ

ایک معجزانہ کلام

بن جاتا ہے کیونکہ اتنے چھوٹے سے فقرہ میں یہ سارا مفہوم بیان کرنا انسان کی طاقت میں نہیں تھا۔ پس یہ سلسلہ قیامت تک چلتا چلا جائے گا یہاں تک کہ ساری دُنیا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پھیل جائے گی اور کوئی بچہ ایسا نظر نہیں آئے گا جو روحانی طور پر ابراہیم اکبر یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد نہ ہو اور جب ایسا ہو جائے گا تو دُنیا میں امن ہی امن قائم ہو جائے گا۔

دعاؤں کی اہمیت اور اس کے عظیم الشان نتائج و ثمرات

"دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ وہ خوارق دکھلاتا ہے جن سے دنیا حیران رہ جاتی ہے" (حضرت مسیح موعودؑ)

(مرتبہ: خورشید احمد)

دعا کو اسلام میں بڑی بھاری اہمیت حاصل ہے مذہب کی روح اور جان تعلق باللہ ہے اور تعلق باللہ کا واحد ذریعہ اسلام کے نزدیک دعا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مومنوں کے تمام کاموں کا دارومدار اور انحصار دعا پر ہی ہوتا ہے وہ بظاہر بہت کمزور ہوتے ہیں اور ان تمام ذرائع سے محروم ہوتے ہیں جو دنیوی طور پر کامیابی کے لئے ضروری سمجھے جاتے ہیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ انہیں شدید مخالفتوں اور سخت ناموافق حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہر طرف سے انہیں دکھ دیئے جاتے ہیں اور ستایا جاتا ہے۔ ایسی حالت میں ان کی ساری امیدیں دعا اور فقط دُعا ہی سے وابستہ ہوتی ہیں اور ان دعاؤں کے نتیجہ میں ان کے لئے ایسے ایسے معجزات اور نشانات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر کئے جاتے ہیں کہ جنہیں دیکھکر دنیا حیران رہ جاتی ہے۔

جماعت احمدیہ کے تمام افراد اپنے اپنے ظرف کے مطابق اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں میں قبولیت دُعا کے شاہد ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی کی بشارتیں دیتا ہے اور پھر انہیں پوری کرتا ہے۔ لیکن بعض اوقات تو دعاؤں کا نتیجہ اجتماعی طور پر ایسے رنگ میں ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ناممکن کو ممکن کر دکھاتا ہے۔ تب مومن بے اختیار پکار اٹھتے ہیں ؎

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنے ملفوظات میں بار بار اس امر پر روشنی ڈالی ہے کہ دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کس طرح مومنوں پر اپنے فضل نازل کرتا ہے انہیں اپنی بشارتوں سے نوازتا ہے اور پھر کس طرح محیر العقول رنگ میں ان بشارتوں کو پورا کرتا ہے اور ان کی خاطر اپنے نشانات اور معجزات ظاہر فرماتا ہے

حضور علیہ السلام کے زندگی بخش اور پُر معرفت کلام میں سے چند ایک اقتباس درج ذیل کئے جاتے ہیں انہیں پڑھئے اور بار بار پڑھئے اور اس طرح اپنے ایمان اور اپنی معرفت اور بصیرت میں اضافہ کیجئے:۔

۱۔ "سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے ... جس نے کہا ادعونی استجب لکم۔ تم مجھے پکارو میں تم کو جواب دونگا .... اگر قبولیت دعا نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر بہت سے شکوک پیدا ہو سکتے تھے اور ہوئے درحقیقت جو لوگ دعا کے قائل نہیں ہیں ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی ہستی کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ جو دعا اور اس کی قبولیت پر ایمان نہیں لاتا وہ جہنم میں جائے گا وہ خدا کا ہی قائل نہیں ہے"۔ (ملفوظات جلد سوم ۲۰۵-۲۰۶)

۲۔ "دُعا ہی ایک ایسی چیز ہے جس کے ساتھ مسلمانوں کو فخر کرنا چاہیئے دوسری قوموں کو دعا کی کوئی قدر نہیں اور نہ انہیں اس پاک طریق پر کوئی فخر اور ناز ہو سکتا ہے۔ یہ فخر اور ناز صرف اور صرف اسلام ہی کو ہے دوسرے مذاہب اس سے بکلی بے بہرہ ہیں ... یہ ایک زبردست صداقت ہے جو اسلام میں موجود ہے اس کا انکار ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اسلئے کہ اس کا زندہ ثبوت ہر زمانہ میں موجود رہتا ہے میں دعویٰ سے کہتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ اگر انسان اس کو سمجھ لے اور دعا کے راز سے آگاہ ہو جائے تو اس میں اس کی بڑی ہی سعادت اور نیک بختی ہے اس صورت میں سمجھو کہ گویا اس کی ساری مرادیں پوری ہو گئیں ورنہ دنیا کے ہم و غم تو اس قسم کے ہیں کہ انسان کو ہلاک کر دیتے ہیں"۔
(ملفوظات جلد ۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو

۳۔ "اگر تم چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے۔ تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا۔ لیکن جو سستی میں زندگی بسر کرتا ہے اسے آخر فرشتے بیدار کرتے ہیں۔ اگر تم ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بہت پکا ہے۔ وہ کبھی تم سے ایسا سلوک نہ کرے گا۔ جیسا کہ فاسق فاجر سے کرتا ہے۔

میں ایک ضروری نصیحت کرتا ہوں، کاش لوگوں کے دل میں پڑ جاوے دیکھو عمر گذری جا رہی ہے۔ غفلت کو چھوڑ دو اور تضرع اختیار کرو۔ اکیلے ہو ہو کر خدا تعالیٰ سے دعا کرو کہ خدا ایمان کو سلامت رکھے اور تم پر وہ راضی اور خوش ہو جائے۔"

۴۔ "مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے۔ کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں۔ کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے مبارک تم جب کہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے۔ اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جاوے گا وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت کریم و رحیم حیا والا صادق وفادار عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ وہ تم پر رحم فرمائے گا ......

دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا۔ اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی۔ دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ اسے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے"

۵۔ "وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں۔ جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔

اللّٰھُمَّ صلّ وسلّم وبارک علیہ وآلہ بعدد
ھمہ وغمہ وحزنہ لھذہ الامۃ انزل
علیہ انوار رحمتک الی الابد۔

اور میں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بھی بڑھ کر ہے۔ بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے۔"

۶۔ "کرامت کیا چیز ہے؟ مومن کی دعا جو قبول ہو کر ایک نہایت مشکل اور بعید از عقل کام کو پورا کر دیتی ہے۔ اور تمام خلقت کو ایک حیرت میں ڈالتی ہے۔ پھر کیونکر کہا جائے کہ دعا قبول نہیں ہوتی۔ نادان ہے وہ شخص جو ایسا خیال کرتا ہے۔ بیوقوف ہے وہ فلسفی جو ایسا سمجھتا ہے۔"

"میں اپنے تجربہ سے کہتا ہوں۔ خیالی بات نہیں۔ جو مشکل کسی تدبیر سے حل نہ ہوتی ہو۔ اللہ تعالیٰ دعا کے ذریعہ اسے آسان کر دیتا ہے۔ ... میں سچ کہتا ہوں کہ دعا بڑی زبردست اثر والی چیز ہے۔ بیماری سے شفا اس کے ذریعہ ملتی ہے۔ دنیا کی تنگیاں مشکلات اس سے دور ہوتی ہیں۔ دشمنوں کے منصوبے سے یہ بچا لیتی ہے۔ اور وہ کیا چیز ہے جو دعا سے حاصل نہیں ہوتی۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ انسان کو پاک کرتی ہے اور خدا پر زندہ ایمان یہ بخشتی ہے ...... بڑا ہی خوش قسمت وہ شخص ہے۔ جس کو دعا پر ایمان ہے۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عجیب قدرتوں کو دیکھتا ہے اور خدا تعالیٰ کو دیکھ کر ایمان لاتا ہے کہ وہ قادر کریم خدا ہے۔"

۸۔ "دعا ایک زبردست طاقت ہے۔ جس سے بڑے بڑے مشکل مقام حل ہو جاتے ہیں اور دشوار گذار منزلوں کو انسان بڑی آسانی سے طے کر لیتا ہے۔ کیونکہ دعا اس فیض اور قوت کے جذب کرنے والی ہے جو اللہ تعالیٰ سے آتا ہے۔ جو شخص کثرت سے دعاؤں میں لگا رہتا ہے وہ آخر اس فیض کو کھینچ لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے تائید یافتہ ہو کر اپنے مقاصد کو پا لیتا ہے۔ ہاں نری دعا خدا تعالیٰ کا منشاء نہیں ہے۔ بلکہ اول تمام مساعی اور مجاہدات کو کام میں لائے اور اسکے ساتھ دعا سے کام لے۔ اسباب سے کام نے اسباب سے کام نہ لینا اور نری دعا سے کام لینا یہ آداب الدعا سے ناواقفی ہے اور خدا تعالیٰ کو آزمانا ہے اور نرے اسباب پر گر رہنا اور دعا کو لاشئی محض سمجھنا یہ دہریت ہے۔ یقیناً سمجھو کہ دعا بڑی دولت ہے جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا۔ اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئے گی۔ وہ ایک ایسے قلعے میں محفوظ ہے جس کے ارد گرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں لیکن جو دعاؤں سے لاپرواہ ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے اور پھر ایسے جنگل میں ہے جو درندوں اور موذی جانوروں سے بھرا ہوا ہے وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کی خیر ہرگز نہیں ہے ایک لمحہ میں وہ موذی جانوروں کا شکار ہو جائے گا اور اس کی ہڈی بوٹی نظر نہ آئے گی۔ اسلئے یاد رکھو کہ انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ ہی یہی دعا ہے۔ یہی دعا اس کے لئے پناہ ہے اگر وہ ہر وقت اس میں لگا رہے۔"

"خدا تعالیٰ جو تمام رحمتوں کا سرچشمہ ہے سب سے زیادہ رحمت مومن پر کرتا ہے اور ہر ایک مصیبت کے وقت اسے سنبھالتا ہے اور اسکی حفاظت کرتا ہے اور اگر تمام دنیا ایک طرف ہو اور مومن ایک طرف ہو اور مومن ایک طرف تو فتح مومن ہی کو دیتا ہے اور اسکی عمر اور عافیت کے ... بڑھاتا ہے دشمن کہتا ہے کہ وہ ہلاک ہو جائے اور ناپدید ہو جائے پر وہ دشمن کو ہی ہلاک کرتا ہے اور اس کی بد دعائیں اسی کے سر پر مارتا ہے۔ پھر مومن کی دعا قبول کر لیتا ہے اور اس کی دعاؤں کو قبول کر کے وہ خوارق دکھلاتا ہے۔ جن سے دنیا حیران ہو جاتی ہے۔"

۱۰۔ "ہمارا اعتقاد ہے کہ خدا نے جس طرح ابتداء میں دعا کے ذریعہ سے شیطان کو آدم کے زیر کیا تھا۔ اسی طرح اب آخری زمانہ میں بھی دعا ہی کے ذریعہ سے غلبہ اور تسلط عطا کرے گا نہ تلوار سے .... ان کی ترقی کی وہی سچی راہ ہے کہ اپنے آپ کو قرآن کی تعلیم کے مطابق بناویں اور دعا میں لگ جاویں۔ ان کو اب اگر مدد آوے گی تو آسمانی تلوار سے اور آسمانی حربہ سے نہ اپنی کوششوں سے اور دعا ہی سے ان کی فتح ہے نہ قوت بازو سے یہ اس لئے ہے کہ جس طرح ابتداء تھی انتہا بھی اسی طرح ہو۔ آدم اول کو فتح دعا ہی سے ہوئی تھی۔ ربنا ظلمنا انفسنا الخ اور آدم ثانی کو بھی جو آخری زمانہ میں شیطان سے آخری جنگ کرنا ہے۔ اسی طرح دعا ہی کے ذریعہ فتح ہوگی۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ !
الفضل خود خرید کر پڑھے۔

عید الاضحیہ کے ضروری مسائل

دار الافتاء ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام نے مسلمانوں کے لئے دو عیدیں مقرر کی ہیں ایک عید الفطر ہے جو رمضان کے گزرنے پر یکم شوال کو منائی جاتی ہے۔ دوسری حج کے دوسرے دن دسویں ذی الحجہ کو آتی ہے اس کا نام عید الاضحیہ یعنی قربانیوں کی عید ہے۔ یہ بڑی عید کے نام سے بھی مشہور ہے۔ اس روز حج کی خوشی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یاد میں دنیا بھر کے مسلمان اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر بجا لاتے ہیں۔ قربانیاں پیش کرتے ہیں اور حسب استطاعت خوشیاں مناتے ہیں۔

نماز عید کی تیاری اس سے بھی زیادہ اہتمام سے ہونی چاہیئے جتنی کہ جمعہ کے لئے تیاری کی جاتی ہے۔ اس دن غسل کر کے اچھے کپڑے پہنے جائیں اور خوشبو استعمال کی جائے۔ کوشش کرنی چاہیے کہ انسان اس دن صاف ستھرا اور خوش باش نظر آئے حسب توفیق اچھا کھانا پکایا جائے۔ عید الاضحیہ میں بہتر یہ ہے کہ عید کی نماز کے بعد کچھ کھایا جایا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق تھا۔

عید کی نماز اگر کھلے میدان میں ادا کی جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ دینی مظاہرہ کے علاوہ اس میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس سے جگہ کی تنگی کا سوال حل ہو جاتا ہے تاہم بڑی مسجد کے اندر نماز ادا کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

نماز کا وقت نیزہ بھر سورج اوپر آ جانے سے لے کر زوال آفتاب تک رہتا ہے۔ لیکن جلد نماز پڑھنا زیادہ ثواب کا موجب ہے اگر کسی وجہ سے پہلے دن اس وقت میں نماز نہ پڑھی جا سکے تو عید الاضحیہ کے دوسرے یا تیسرے دن تک اسی وقت میں یہ نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

عید کی نماز سنت موکدہ ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اس میں مردوں کے علاوہ عورتیں اور بچے بھی شامل ہوں۔ بلکہ عیدگاہ میں وہ عورتیں بھی آئیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھنی۔ گو وہ نماز میں شامل نہ ہوں گی لیکن خطبہ سننے اور دوسری دعاؤں میں حصہ لیں گی۔ یہ نماز صرف جماعت کے ساتھ ہو سکتی ہے اکیلے پڑھنا جائز نہیں اور نہ ہی ایک عیدگاہ میں دوسری بار جائز ہے ایک جگہ میں ایک ہی دفعہ نماز عید ہو گی۔ جو شخص التحیات میں سلام سے پہلے امام کے ساتھ جماعت میں شامل ہو جائے اس کی نماز عید ہو جائے گی۔ امام کے سلام کے بعد وہ اٹھ کر اپنی دو رکعتیں پوری کرے اور ان میں حسب دستور تکبیریں بھی کہے۔

عید کی نماز کے لئے اذان اور اقامت نہیں کہی جاتی اس کے پڑھنے کا یہ طریق ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا پڑھ کر سات تکبیریں کہی جائیں امام بلند آواز سے اللہ اکبر کہے گا اور مقتدی آہستہ۔ ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ کانوں تک بلند کر کے سیدھے چھوڑ دیئے جائیں ساتویں تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لئے جائیں اور امام قرأت شروع کر دے پھر دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے اسی طرح پانچ تکبیریں کہی جائیں گی اگر امام بھول جائے اور یہ تکبیریں نہ کہے تو اس غلطی کے تدارک کے لئے سجدہ سہو کرنا ضروری ہوگا۔ لیکن اگر تکبیروں کی گنتی میں فرق پڑ جائے تو سجدہ سہو کرنا ضروری نہیں۔ نماز کے بعد امام عید کا خطبہ پڑھے گا۔ یہ خطبہ جمعہ کے خطبہ کی طرح دو حصوں میں پڑھا جاتا ہے۔ دونوں کے درمیان تھوڑی دیر کے لئے بیٹھنا چاہیئے۔ لیکن اگر ایک ہی دفعہ دونوں خطبے پڑھ دیئے جائیں تب بھی جائز ہے۔

خطبہ چونکہ نماز عید کا ایک حصہ ہے اس لئے اس کا سننا ضروری ہے اور مقتدیوں کو سنے بغیر نہیں جانا چاہیئے۔ خطبہ کے اختتام پر دعا کے بعد گھر جانا چاہیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریق تھا کہ میدان عید سے واپسی کے وقت آپ دوسرا راستہ اختیار فرماتے۔ غالباً اس میں یہ حکمت ہے کہ چونکہ کسی قوم کا اجتماع یا تہوار اس کی شان و شوکت کے اظہار کا موجب ہوتا ہے۔ اس لئے جب مسلمان نماز عید کے لئے ایک راستہ سے جائیں گے اور دوسرے سے واپس آئیں گے تو زیادہ لوگ انہیں دیکھ سکیں گے۔

عید الاضحیہ کی نماز کے لئے جاتے اور واپس آتے ہوئے تکبیریں کہنی چاہئیں رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے زَيِّنُوْا اَعْيَادَكُمْ بِالتَّكْبِيْرِ۔ کہ اپنی عیدوں کو تکبیروں سے زینت دو۔ تکبیر کے الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

یہی تکبیریں نویں ذی الحجہ کی صبح سے لے کر تیرہویں کی عصر یعنی یوم الحج اور ایام تشریق میں نماز با جماعت کے بعد امام اور مقتدی سب بلند آواز سے کہیں۔ عید الاضحیہ کی نماز کے بعد بھی تین دفعہ یہ تکبیر کہی جائے گی۔ اس کے علاوہ ان دنوں میں دوسرے اوقات میں بھی تکبیر تحمید کرتے رہنا چاہیے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت دستور تھا کہ جب مسلمانوں کی جماعتیں ایک دوسری سے ملتی تھیں تو تکبیر کہتی تھیں۔ مسلمان جب ایک دوسرے کو دیکھتے تو تکبیر کہتے اٹھتے بیٹھتے تکبیریں کہتے کام میں لگتے تو تکبیریں کہتے۔

جیسا کہ اس عید کے نام سے ظاہر ہے یہ قربانیوں کی عید ہے اس موقعہ پر قربانی سنت موکدہ ہے۔ جس شخص میں قربانی دینے کی طاقت ہو ضرور دے۔ قربانی کے جانور میں کوئی نقص نہیں ہونا چاہیئے۔ وہ لنگڑا نہ ہو۔ بیمار نہ ہو۔ سینگ ٹوٹا ہوا نہ ہو اگر مغز سلامت ہو اور خول اوپر سے اتر گیا ہو تو حرج نہیں۔ اسی طرح کان کٹا نہ ہو لیکن اگر اوپر سے تھوڑا سا کٹا ہوا ہو جیسے لوگ خوبصورتی کے لئے کر دیتے ہیں تو جائز ہے۔

قربانی دینے کے لئے بکرے   کی عمر ایک سال اور دنبہ کی کم از کم چھ ماہ ہونی چاہیے۔ بشرطیکہ اچھے پلے ہوئے جانور ہوں دبلے اور لاغر نہ ہوں۔ گائے کی عمر دو سال اور اونٹ کی پانچ سال ہونی چاہیئے۔

ایک خاندان کی طرف سے ایک بکرے یا دنبے کی قربانی کافی ہوتی ہے لیکن اگر کسی میں وسعت ہو تو زیادہ جانور بھی ذبح کئے جا سکتے ہیں۔

بکرے کی قربانی ایک آدمی کے لئے ہے اس میں اپنے کنبے کو بھی شامل کر سکتا ہے۔ گائے یا اونٹ میں سات آدمی شامل ہو سکتے ہیں۔ آئمہ کا خیال ہے کہ ایک حصہ ایک خاندان کے لئے کافی ہوتا ہے۔

اگر کوئی شخص غربا کی طرف سے قربانی دینا چاہے تو یہ بھی موجب ثواب ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم غربا امت کی طرف سے ایک قربانی دیا کرتے تھے

جس شخص نے قربانی دینی ہو اسے چاہیے کہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے لیکر قربانی کرنے تک حجامت نہ بنوائے۔ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا طریق عمل یہی تھا

قربانی نماز عید ادا کرنے کے بعد کرنی چاہیے۔ اس سے پہلے ذبح کیا ہوا جانور قربانی شمار نہ ہوگا۔ قربانی کا وقت عید کی نماز کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور ۱۲ ذوالحجہ کو ختم ہوتا ہے بعض آئمہ کے نزدیک ۱۳ تاریخ کی عصر تک بھی قربانی ہو سکتی ہے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور کچھ بزرگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ اگر انسان سفر پر ہو یا کوئی اور مشکل درپیش ہو۔ اور وقت مقررہ پر قربانی نہ ہو سکے تو ذی الحجہ کے سارے مہینے میں قربانی ہو سکتی ہے۔

قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے سے زیادہ ثواب ملتا ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں۔ اگر کوئی کسی دوسرے سے ذبح کروا لے۔ تب بھی قربانی ہو جاتی ہے تاہم اگر کوئی خاص عذر نہ ہو تو خود ذبح کرنا بہتر ہے۔

قربانی کے گوشت کے استعمال اور تقسیم پر کوئی پابندی نہیں جس طرح چاہیں استعمال کریں خود کھائیں دوسروں کو دیں اور غریبوں میں تقسیم کریں اگر کوئی سکھا کر محفوظ کرنا چاہیے۔ تو یہ بھی جائز ہے۔ بہتر ہے ایک حصہ غربا میں تقسیم کریں ایک اپنے لئے رکھیں اور ایک حصہ رشتہ داروں اور دوست احباب کو بھجوا دیں۔

قربانی کی کھال کو بیچ کر اس کی قیمت اپنی ذات پر خرچ نہیں کی جا سکتی یہ رقم مرکز میں ارسال کر دینی چاہیے۔

انصار اللہ کا موجودہ مالی سال

انصار اللہ کے جملہ اراکین اور عہدیداران کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ ہر وقت یہ پیش نظر رکھیں کہ عند اللہ ماجور ہوں کہ ہم نے انصار اللہ کے موجودہ مالی سال کو اس حد تک کامیاب بنانا ہے کہ گزشتہ سب سالوں کے مقابلہ میں یہ نمایاں حیثیت اختیار کر جائے۔

(قائد مال انصار اللہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملائشیا کی احمدی جماعتوں کا سالانہ جلسہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا پیغام ۔ اہم دینی موضوعات پر تقاریر ۔ مجلس شوریٰ میں بجٹ کی منظوری

(مکرم مولوی بشارت احمد صاحب امروہی)

حسب پروگرام امسال بھی جماعت ہائے احمدیہ ملائیشیا کا سالانہ جلسہ لوکل مرکز کوتا کینا بلیں کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ ربوہ کے جلسہ سالانہ کی تاریخوں میں جلسہ منعقد ہوا۔ مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ ماہ فتح ۱۳۴۹ ہش تین روز تقریری پروگرام کے لئے مخصوص کئے گئے تھے اور ۲۸ فتح کو شوریٰ منعقد ہوئی۔

صبح نماز کے بعد درس قرآن کریم اور شام کو درس حدیث اور دوسری کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی پروگرام تھا۔ ۴ بجے صبح نماز تہجد باجماعت ادا کی جاتی رہی الحمدللہ۔ پروگرام کے ہر پہلو پر پوری طرح عمل کیا گیا۔ تمام احباب نے نہایت شوق کے ساتھ اس میں حصہ لیا اور انفرادی اور اجتماعی دعاؤں کی توفیق پائی۔

مورخہ ۲۶ کو ۹ بجے تلاوت قرآن مجید اور دعا کے بعد خاکسار نے تقریر کی۔ اس کے بعد پہلے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ حضرت سید دو عالم سید الکونین فخر موجودات سید ولد آدم محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ سے چیدہ چیدہ واقعات پر خاکسار نے روشنی ڈالی۔ اور جماعتوں کو ترغیب دی کہ اس نمونہ کے مطابق اپنے کو ڈھالنے کی کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ سے کامیابی کے لئے دعا کرتے رہیں۔

دوسری تقریر ایک نوجوان مکرم عباس بن عبدالہادی نے کی۔ اس نے جماعت احمدیہ کی روایات کو برقرار رکھنے پر زور دیا اور توجہ دلائی کہ اس کے لئے خواہشات۔ اوقات اور دیگر کئی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ لیکن اس نظام سے وابستہ ہونے کے بعد ایک مومن کے لئے یہ قربانیاں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔

تیسری تقریر ایک نوجوان مکرم جمیل بن یوسف نے کی۔ اس نوجوان نے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی یورپ میں تقریر پیغام امن اور ایک حرف انتباہ کا مقامی زبان میں ترجمہ کر کے اسے سنایا اور اس کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد دعا کی گئی اور اجلاس کھانا اور نماز ظہر کے لئے برخاست کیا گیا۔

دوسرے اجلاس کی کارروائی ۲ بجے بعد دوپہر خاکسار کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید اور دعا کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات طیبہ سے چیدہ چیدہ واقعات پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد ایک نوجوان مکرم جعفر بن عبدالہادی نے حقیقی مذہب کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا اور بتایا کہ ہمیں ہر وقت اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے رہنا چاہیے کہ کس حد تک ہم اپنے اعتقادات اور ایمانیات کے مطابق عملی زندگی بسر کرتے ہیں اور نظام سے کس حد تک وابستہ ہیں۔

بعدہٗ ایک معمر دوست مکرم مانڈور محمد یعقوب صاحب نے اجلاس سے خطاب کیا اور اپنے وہ حالات بیان کئے جو قبول احمدیت کے بعد انہیں پیش آئے اور جن میں انہیں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت حاصل ہوئی۔

اس کے بعد مانڈور محمد یعقوب صاحب کی ایک پوتی جس کی عمر ۱۱، ۱۰ سال کے درمیان ہے اس نے ایک مضمون پڑھ کر سنایا اور ایک احمدی کے کردار پر اختصار سے روشنی ڈالی۔

دوسرے اجلاس کی کارروائی دعا کے بعد ختم کرنے کا اعلان کیا گیا اور نماز عصر باجماعت ادا کی گئی۔

مورخہ ۲۷ فتح ۱۳۴۹ ہش کو دوسرے روز کا پہلا اجلاس ۹ بجے صبح شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور دعا کے بعد حضرت نبی پاک خیر الورٰی بانی اسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ کے مزید بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ سے واقعات بیان کئے گئے۔

مکرم منصور بن سلیم شاہ صاحب نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر روشنی ڈالی۔ آپ کے بعد مکرم سکریان صاحب نے غیر از جماعت احباب کی طرف سے اعتراضات اور ان کے جوابات بیان کئے قرآن مجید اور احادیث سے حوالہ جات کے علاوہ غیر از جماعت علماء کے وہ خیالات بھی پیش کئے جن سے جماعت کے مسلک کی تائید ہوتی ہے۔

آپ کے بعد مکرم عبدالہادی صاحب نے جماعت ہائے احمدیہ سبا اور اس کی ذمہ داریاں کے موضوع پر تقریر کی۔

آپ کی تقریر کے بعد پہلے اجلاس کی کارروائی کے اختتام کا اعلان کیا گیا۔

طعام اور نماز ظہر سے فراغت کے بعد دوپہر دوسرے اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن مجید اور دعا کے بعد شروع ہوئی۔

مکرم محمد بن داؤنگ صاحب نے احمدی اور غیر احمدی کے درمیان اعتقادی اختلافات پر روشنی ڈالی۔ آپ کے بعد مکرم عباس بن عبدالہادی نے مکرم مانڈور محمد یعقوب صاحب کی ایک عزیزہ کا ایک مضمون پڑھ کر سنایا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ازالہ اوہام کے بعض اقتباسات پر مشتمل تھا۔

آپ کے بعد مانڈور محمد یعقوب صاحب نے مختصر تقریر کی اور جماعت کے تمام احباب کو نصائح کیں سالانہ کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ شمولیت پر زور دیا اور اس کے فوائد پر روشنی ڈالی۔ اسی طرح مکرم بوجنگ بن رؤف صاحب نے اپنی قبولیت احمدیت کے زمانہ کے بعض واقعات پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ کس طرح حق و صداقت سے عناد رکھنے والے لوگوں نے بوجہ احمدی ہونے کے ان کو نقصان پہنچانے کی کوششیں کیں اور ہر قدم پر روڑے اٹکائے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے نہ صرف ہر آفت سے محفوظ رکھا بلکہ قبل از وقت مستقبل قریب میں پیش آنے والے حادثات کی خواب کے ذریعہ خبر دی جن کے نتیجہ میں حادثات سے محفوظ رہنے کے لئے ممکن تدابیر اختیار کرنے کی توفیق میسر آگئی۔

۲۸ کو تیسرے روز صبح ۹ بجے اجلاس شوریٰ کی کارروائی منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید اور دعا کے بعد گزشتہ سال کے شوریٰ کی کارروائی کا ریکارڈ مکرم منصور بن سلیم

ادائیگی زکوٰۃ کا سوال کم بڑھاتی ہے

شاہ صاحب نے پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد نئے سال ۱۳۵۰ ہش مطابق ۱۹۷۱ء کے لئے مرکزی عہدیداروں نیز جماعتوں کا انتخاب عمل میں آیا۔ نظام سلسلہ کے بعض مخصوص کاموں کے بہتر رنگ میں طے پانے کے لئے بعض کمیٹیوں کا انتخاب عمل میں آیا۔

اس کے بعد بجٹ بابت ۱۳۵۱/۱۳۵۰ ہجری شمسی مطابق ۱۹۷۲/۱۹۷۱ء زیر بحث آیا۔ اس کے ہر پہلو کی خاطر خواہ تشریح کی گئی اور نمائندگان کو اپنے اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ دیا۔ کثرت رائے سے بجٹ تجویز ہوا اور اس کے مرکز بھجوانے اور منظوری حاصل کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

ایک مسئلہ سنڈاکن میں مسجد کی تعمیر کا پیش ہوا چونکہ تاحال زمین حاصل نہیں کی جا سکی اس لئے کثرت رائے سے آئندہ سال مجلس شوریٰ کے موقعہ پر پیش کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

ایک اور مسئلہ مقامی سالانہ کانفرنس کے اخراجات سے متعلق تھا بجٹ میں اس کے لئے کوئی گنجائش نہیں رکھی جاتی رہی۔ اس لئے کثرت رائے سے یہ فیصلہ کیا گیا کہ تمام جماعتیں لوکل فنڈ کی صورت میں اس خرچ کو برداشت کریں۔

اس کے بعد ضروری نصائح کی گئیں اور دعا کے بعد احباب کو رخصت ہونے کی اجازت دی گئی۔ الحمدللہ یہ کانفرنس کامیاب رہی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی حضرت اقدس ایدہ اللہ نے کمال شفقت اور محبت کے ساتھ بتقریب سعید عید الفطر اور جلسہ سالانہ نیز محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے بذریعہ تار اور خط عید کی مبارکباد اور جلسہ سالانہ کی کامیابی کے لئے پیغامات ارسال فرمائے تھے جو احباب کے لئے بہت ازدیاد ایمان کا موجب ہوئے الحمدللہ

وقف جدید کے بقایاجات

کی فہرستیں بھیجی جارہی ہیں

وقف جدید کے بقایاجات کی فہرستیں جماعتوں کے عہدیدار اصحاب کو بھیجی جا رہی ہیں ازراہ کرم امراء و سیکرٹری صاحب مال جلد از جلد بقایاجات وصول کر کے وقف جدید کے حساب میں جمع کروائیں۔ رقوم بھیجتے وقت دفتر ہذا کو وضاحت سے اطلاع دیں کہ آیا یہ رقوم گزشتہ سال کا وصول شدہ بقایا ہے یا نئے سال کا چندہ

(ناظم مال وقف جدید)

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں۔ دانتوں کو پانی ٹھنڈا لگنا یا درد ہونے کا فوری علاج کیا جاتا ہے
چائنہ ڈینٹل ہوس۔ پانی والا تالاب نزد رنگ محل لاہور

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس پندرہ روپے — نورِ نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس پچیس روپے — خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ فون ۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صنعتی نمائش

جامعہ نصرت ربوہ کی سالانہ صنعتی نمائش انشاء اللہ العزیز ۴ فروری بروز جمعرات منعقد ہوگی۔ اس تقریب کا افتتاح حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت فرمائیں گی۔ افتتاح انشاء اللہ تعالیٰ صبح دس بجے ہوگا۔

اس نمائش میں دستکاری کی مختلف اشیاء کے علاوہ مصنوعات پاکستان اور خورو نوش کے متنوع سٹال لگائے جائیں گے۔ ربوہ کی مستورات سے درخواست ہے کہ وہ اس موقع سے استفادہ فرمائیں اور بچیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔ ٹکٹ داخلہ کی شرح بھی صرف پندرہ پیسے رکھی گئی ہے۔

پرنسپل

درخواستِ دعا

خاکسار کی بچی مبارکہ جس کی عمر اڑھائی سال ہے پیچش کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ علاج معالجہ کرایا گیا۔ لیکن کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب جماعت سے اس کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔ عبدالحمید جاوید کین انسپکٹر ماتلی (سندھ)

هوالشافی

Four Dose Formulas چار خوراکی اکسیریں

بواسیر کے لئے پائلز کیور

PILSE CUR PILES

لقوہ، فالج اور دردوں کیلئے پینز کیور
دمہ کیلئے استھما کیور
ناسور کیلئے فسٹولا کیور
پرانی سردرد کیلئے ہیڈاک کیور

ان کے علاوہ دیگر پرانی اور لاعلاج امراض کے لئے فہرست ادویات مفت طلب فرمائیں۔
پیش کردہ کیور ریٹو میڈیسین کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور
تقسیم کنندگان ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

ماڈرن لائنز آرکیٹکٹس اینڈ انجینئر
کوٹھیوں فیکٹریوں کے نقشہ جات کالونی پلیننگ اور سروے کے لئے ہماری طرف رجوع کریں۔ ملاقات ۳ بجے شام سے چھ بجے شام
نیجر ماڈرن لائنز ۵۹ ملتان روڈ نزد مقبرہ (زیب النساء لاہور)

مُرغی خانہ کھولنے کے لئے
ہماری وائٹ لیگھارن مرغی جس کی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈے سے زائد ہے کے چوزے خرید فرمائیں
۱۔ یک روزہ چوزے مکس (MIX) ۱۵۰/- روپے سینکڑہ
۲۔ یک روزہ پٹھیاں ۱/- ۳۰۰/- " "
۳۔ یک روزہ مرغ ۲۱/- " "
مینیجر خلیل پولٹری فارم ربوہ

کورس آسان اُردو میں پڑھ کر صرف تین ماہ میں
بائیوکیمک ڈاکٹر بنیں
قیمت کورس ۱۴/۵۰ روپے
ناظم ڈاکٹر ایس اے مجاہد ہومیو بائیوکیمک تعلیمی سنٹر حافظ آباد (گوجرانوالہ)

مُفت
۱۳۰ صفحہ کی کتاب تاج الصحت بار بار پڑھیے اور دامن مراد بھر لیجئے۔ یہ بے مثل کتاب دواخانہ تاج کمپنی لمیٹڈ۔ پوسٹ بکس ۵۳ کراچی کے پتہ پر ایک کارڈ بھیج کر مفت منگوائیں۔

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں!
سالانہ چندہ صرف دو روپے (مینیجر)

تبلیغی و علمی مجلّہ
ماہنامہ الفرقان ربوہ
جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفینِ اسلام کے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں۔
سالانہ چندہ صرف سات روپے
(مینیجر)

حبّ اٹھرا رجسٹرڈ
مرض اٹھرا کی شہرۂ آفاق دواء
مکمل کورس گیارہ تولے بیس روپے
فی تولہ دو روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ
فون نمبر ۴۴۸۴ گوجرانوالہ
بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ

ریما آرٹ پریس
۴۵ چیمبرلین روڈ۔ لاہور
نئی آفسٹ مشینری سے آراستہ پریس دیدہ زیب چھپائی کے علاوہ اعلیٰ معیار کی پلیٹ میکنگ۔ نیگٹو۔ پوزیٹو اور گرینڈنگ کا کام کیا جاتا ہے۔

مکان قابلِ فروخت
ایک مکان (نمبر ۱۳) رقبہ ۲ ۴ (۲۵×۷۵) دارالرحمت (فیکٹری ایریا) ربوہ میں قابل فروخت ہے دو پختہ کمرے باورچی خانہ۔ نلکا اور بجلی کی سہولت مندرجہ ذیل پتہ پر تحریری طور پر یا بالمشافہ بات کریں۔
عبدالشکور رشاد۔ گلی A-19 مکان نمبر ۲ نئی آبادی رام گڑھ۔ لاہور

لیکوریا اور دمہ کا شرطیہ علاج
دمہ ہسپتال بازار ٹھٹھیاراں ڈسکہ (سیالکوٹ)
لیکوریا مکمل کورس معہ محصولڈاک ۳۱ روپے

خوبصورت اور مضبوط امریکن دانت
جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں
دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے
ڈاکٹر شریف احمد بڑا ادہ چنیوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغربی افریقہ کے لئے ڈاکٹروں کے دُوسرے گروپ کا انتخاب ہونیوالا ہے

احمدی ڈاکٹروں کو چاہیئے کہ خدمت کے اِس موقع سے فائدہ اُٹھائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ ۲۳۔ اخاء ۱۳۴۹ کو یہ خوشخبری احباب جماعت کو سُنائی۔

" حالات بڑی تیزی سے بدل رہے ہیں مثلاً افریقہ ہے یہ بات بھی ضمناً ہے۔ خوش خبری ہے اس لئے آپ کو سنا دیتا ہوں جو ہماری "آگے بڑھو" کی سکیم نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اس کے ماتحت ہمارے پہلے ڈاکٹر نے غانا میں جاکر کام شروع کر دیا ہے۔ الحمد للہ۔

اور زیادہ خوشی کی بات یہ ہے کہ جس جگہ انہوں نے کام شروع کیا ہے وہاں ان کو رہائش کے لئے مکان اور کلینک کے لیئے اتنا بڑا مکان جسے حکومت نے بھی مان لیا ہے۔ کہ یہ ٹھیک ہے، وہ ایک ایسے پیرا ماؤنٹ چیف نے عطا کیا ہے (ہم اس کے بڑے ممنون ہیں) جو ابھی احمدی نہیں ہے اس قسم کے حالات ہیں وہ قومیں ہم سے تعاون کر رہی ہیں کئی اور قومیں ہیں جو ہم سے حسد کر رہی ہیں۔ ہمیں حسد کی کوئی پرواہ نہیں ہے جو قومیں ہم سے تعاون کر رہی ہیں وہ اس بات کی اہل ہیں ان کا یہ حق ہے کہ ہم ان کی خدمت کے لیئے وہ سب کچھ کریں جو ہمارے بس میں ہے اس طرح وہاں بہت سارے وعدے کئے گئے ہیں۔ عمل بھی شروع ہو گیا ہے اور ڈاکٹر بھی جا رہے ہیں "

مغربی افریقہ کے لئے ڈاکٹروں کے دوسرے گروپ کا انتخاب ہونے والا ہے پس احمدی ڈاکٹر اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں اور اپنی خدمات اپنے امام کے حضور پیش کریں اور اپنے کوائف سے خاکسار کو اطلاع دیں۔

(محمد اسمٰعیل سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

پروگرام فوجی بھرتی

تاریخ	دن	مقام بھرتی	ضلع
۳-۲-۷۱	بُدھ	ریسٹ ہاؤس۔ موسےٰ خیل	میانوالی
۴-۲-۷۱	جمعرات	" " میانوالی	"
۱۰-۲-۷۱	بُدھ	" " جھنگ	جھنگ
۱۱-۲-۷۱	جمعرات	" " شورکوٹ شہر	"
۱۳-۲-۷۱	ہفتہ	" " قائد آباد	سرگودھا
۱۶-۲-۷۱	منگل	" " نواں جنڈانوالہ	میانوالی
۱۸-۲-۷۱	جمعرات	سکول۔ ہڈالی	سرگودھا
۲۰-۲-۷۱	ہفتہ	ریسٹ ہاؤس۔ بھکر	میانوالی
۲۳-۲-۷۱	منگل	سکول چک رام داس	سرگودھا
۲۵-۲-۷۱	جمعرات	ریسٹ ہاؤس۔ خوشاب	"
۲۶-۲-۷۱	جمعہ	" " چنیوٹ	جھنگ

نوٹ:۔ بھرتی صبح نو بجے ہو گی۔ امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ معہ تاریخ پیدائش ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے ہمراہ لائیں۔ امیدوار اپنے کان صاف کروا کر آئیں۔

کم از کم معیار بھرتی۔ قد۔ ۵ فٹ ۶ انچ وزن - ۱۱۳ پونڈ

چھاتی - ۳۲" - ۳۰" تعلیم - آٹھ جماعت

عمر - ۱۷ سے ۲۰ سال

(ناظر امور عامہ)

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ لاہور کو یاد رکھیں

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار، کیل، پڑتل، چیل، کافی تعداد میں موجود ہے ضرورت منداصحاب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرماویں۔

لائلپور ٹمبر سٹور راجباہ روڈ لائلپور فون ۳۸۰۸

۱۔ **اکسیر وجع المفاصل** جوڑوں کا درد ہو، اور اعضا پر سوج ہو، معدہ وجگر خراب رنگت زرد۔ تاپ تلی ہو قبض ہو تو اکسیر کھائیں، حالات لکھیں۔

۲۔ **اکسیر البدن** کئی امراض کا واحد علاج ہے ہزاروں ٹانکوں سے افضل مقوی دل و دماغ رنگت گلابی چہرہ و بدن پر رعب و جاذب توجہ بناتا ہے۔ آج ہی آرڈر دیں پانچ روپیہ سینکڑہ علاوہ محصول ڈاک

۳۔ **اکسیر حافظہ** برسوں کی باتیں یاد آجاتی ہیں، دماغی کام کرنیوالے وکلاء طلباء ضرور آزمائیں۔ ۵/- سینکڑہ علاوہ خرچ ڈاک

۴۔ **باہی** فی گولی ۵۰ پیسے، درجن سے کم آرڈر نہ دیں علاوہ خرچ ڈاک

المشتہر دواخانہ خادم خلق نمبر ۱ وزیر آباد

نُور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور صفائی کے لئے

بہترین سرمہ

جو متعدد جڑی بوٹیوں کا سیاہ رنگ جوہر ہے بچوں بڑوں سب کے لئے مفید ہے

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

سُرمہ خورشید

ایک لاجواب اور عجوبہ روزگار سُرمہ آنکھوں کی ہیٹیلی، امراض، خارش پانی بہنا بہنی، موتیا بند گرے وغیرہ کے لئے

لاجواب تحفہ

قیمت

فی شیشی سوا روپیہ

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ فون نمبر ۳۸

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لیے سونے کے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور فون ۵۲۶۲۳

سرگودھا سے لاہور عوامی ٹرانسپورٹ کی عوامی ایکسپریس بسیں

نمبر شمار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
سرگودہا سے لاہور	صبح ۳-۲	۵-۰	۶-۰	۸-۱۵	۹-۴۵	۱۰-۰	۱۱-۰	۱۱-۴۵	۲-۴۵	۳-۵	۴-۴۵
لاہور سے سرگودہا	صبح ۳-۲۰	۵-۲۰	۷-۴۰	۸-۳۰	۱۱-۱۰	۱۱-۴۰	۲-۲۰	۳-۳۰	۳-۴۰	۶-۰	۸-۳۰ رات

بیوپاری حضرات کی سہولت کے لئے لاہور سے آخری ٹائم ۸-۳۰ بجے چلایا گیا ہے۔ نئی گاڑیاں تجربہ کار سٹاف آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہے۔

(منیجر ایم اے ظفر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گذشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

از ۲۴ر تا ۳۱ر صلح ۱۳۵۰ہش

۱- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۲۱ر صلح کی صبح کو گھوڑے پر سواری فرما رہے تھے کہ گھوڑا بدک کر بھاگ اٹھا اور یکدم مُڑ گیا جس کی وجہ سے حضور گر پڑے اور گرنے سے تمام کمر میں عضلات کے کھنچاؤ کی وجہ سے شدید درد شروع ہو گئی۔ احتیاط کے طور پر ایکسرے لئے گئے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہڈی محفوظ رہی۔ البتہ کمر کی ہڈی کے ایک حصے پر چوٹ کا اثر ہے اور یہ حصہ سامنے سے کچھ دب گیا ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ یہ تشویش کی بات نہیں۔ البتہ اس کے لئے تین ہفتہ سخت جگہ پر مکمل آرام یعنی لیٹا رہنا ضروری ہے اس کے بعد تین ہفتہ تک ہلکی حرکت کر سکتے ہیں۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے احباب خاص توجہ اور درد کے ساتھ حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

---

(۲) - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اکثر مختلف عوارض کی وجہ سے ناساز رہتی ہے۔ آپ نے اپنی صحت کے متعلق اطلاع ارسال فرماتے ہوئے رقم فرماتی ہیں کہ

"صحت کے لئے دعا کی ضرورت ہے جن کے خطوط ملے جواب نہ لکھوا سکی لیکن سب لکھنے والوں اور کہنے والوں کے لئے بعونہٖ تعالیٰ خصوصیت سے برابر دُعا کرتی ہوں۔"

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

---

(۳) ربوہ ۲۹ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ علالت طبع کے باعث کل نماز جمعہ پڑھانے مسجد مبارک میں تشریف نہیں لا سکے۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں نماز جمعہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں سورۃ توبہ کی آیت اِنَّ اللّٰہَ اشۡتَرٰی مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَنۡفُسَہُمۡ وَاَمۡوَالَہُمۡ بِاَنَّ لَہُمُ الۡجَنَّۃَ ؕ کی تفسیر بیان فرمائی آپ نے احباب جماعت کو حضور ایدہ اللہ کی تحریک پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے صدر انجمن احمدیہ کے چندہ جات کی وصولی کے ہفتہ کو جو ۳۰ر جنوری سے شروع ہے پورے طور پر کامیاب بنانے کی طرف توجہ دلائی۔

آپ نے فرمایا جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم الشان مامور کی جماعت ہے۔ اور اس جماعت کا طرۂ امتیاز اوّل دن سے یہی رہا ہے اور اس زمانہ میں بھی ہے کہ اس کے افراد خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جانیں اور اپنے مال بے دریغ پیش کرتے چلے آرہے ہیں چونکہ امسال بوجوہ صدر انجمن احمدیہ کے چندہ جات کی وصولی میں کسی قدر کمی محسوس کی گئی ہے اس لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان چندہ جات کی وصولی کے لئے ۳۰ر جنوری سے ۵۔ فروری تک کا ہفتہ مقرر فرمایا ہے۔

جماعت احمدیہ کے جملہ عہدیداروں اور محصلوں کی تنظیم کے صدر صاحبان کا یہ فرض ہے کہ وہ اس ہفتہ میں پوری مستعدی اور جدوجہد کا مظاہرہ کر کے ایسے احباب جماعت سے جن کے ذمہ بقایا ہے چندہ عام، حصہ آمد، اور دیگر چندہ جات وصول کریں حتیٰ کہ جماعت میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہیں رہنا چاہیئے جو بقایا دار ہو۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ
تحریک میں شامل ہونیوالوں کیلئے ضروری باتیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کی تحریک فرما کر الٰہی منشاء کو پورا فرمایا ہے اور آپ احباب نے اس تحریک میں فراخدلی سے حصہ لے کر اپنی فرض شناسی کی بہت عمدہ مثال قائم کی ہے۔ احباب اور جماعتوں کو چند باتیں یاد رکھنی چاہئیں۔

۱- نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تمام رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہوتی ہیں۔ اسلئے احباب اپنی رقوم براہِ راست افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو بھجوایا کریں۔

۲- جماعتیں جو رقوم بھجوائیں اس کے ساتھ تفصیل بھی بھجوائیں کہ یہ رقم فلاں فلاں دوست کی طرف سے ہے۔

۳- حسابات کے متعلق ہر قسم کی خط و کتابت سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ ربوہ کے ساتھ کی جائے۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت
۲۶، ۲۷، ۲۸ مارچ کو منعقد ہو گی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال مجلس مشاورت انشاء اللہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ امان ۱۳۵۰ ہش مطابق ۲۶، ۲۷، ۲۸ مارچ ۱۹۷۱ عیسوی بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہو گی

(۱) احباب حسب قاعدہ بعد مشورہ جماعت تجاویز مشورہ میں پیش کرنے کے لئے ۲۰ فروری ۱۹۷۱ء تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیں احباب سے پابندی کی درخواست ہے۔

۲- امراء اضلاع اپنے اپنے ضلع کی طرف سے حسب قاعدہ نمائندگان کی اطلاع بھی ۲۰ فروری ۱۹۷۱ء تک بھجوا کر ممنون فرما دیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

زعماء انصاراللہ کے انتخابات

گزشتہ ماہ نبوت/نومبر میں امراء/صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست کی گئی تھی کہ وہ آئندہ تین سال کے لئے زعماء/زعماء اعلیٰ کے انتخابات کروا کے اپنی سفارش کے ساتھ رپورٹ صدر محترم کی خدمت میں منظوری کے لئے بھجوا دیں۔ الحمدللہ کہ بہت سے امراء/صدر صاحبان نے اس سلسلہ میں تعاون فرماتے ہوئے انتخابات مرکز میں بھجوا دیئے ہیں۔ لیکن بعض مجالس میں ابھی انتخابات ہونے باقی ہیں۔ میری درخواست ہے کہ جن مجالس میں ابھی انتخاب نہیں ہوا وہاں امراء/صدر صاحبان ازراہ کرم اپنی اوّلین فرصت میں انتخاب کروا کے منظوری کے لئے مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴